# آئی لائنر لگے ہونے کی حالت میں وضو کا حکم

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اِس بارے میں کہ کیا آئی لائنر لگے ہونے کی صورت میں وضو ہو جائے گا؟

## جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وضو کے لیے یہ شرط ہے کہ جسم کے جن اعضا کو دھونا ضروری ہے (بشمول چہرہ اور آنکھوں کے گرد کی جلد)، ان پر پانی کے کم از کم دو قطرے بہہ جائیں۔ زیادہ تر آئی لائنر جو خواتین استعمال کرتی ہیں، وہ بہت باریک ہوتے ہیں، جرم دار نہیں ہوتے اور ان کے اوپر سے پانی بہہ جاتا ہے، ایسے آئی لائنر لگے ہوں تو وضو درست ہوگا۔

اور اگر آئی لائنر ایسا ہے جو پانی کو اس کے نیچے بہنے سے روکتا ہے (جیسے کچھ واٹر پروف یا گاڑھے آئی لائنر)، تو پھر اسے اتار کر اس جگہ پر پانی بہانا ضروری ہوگا، بشرطیکہ اسے اتارنا ممکن ہو۔ اور اگر اتارنا ممکن نہ ہو یا اس میں شدید حرج واقع ہو رہا ہو، تو حرج کی وجہ سے اتارے بغیر وضو و غسل تو ہو جائے گا، لیکن یاد رہے کہ اپنے قصد (ارادے) سے ایسی حالت پیدا کرنا، ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ خود سے ایسی حالت اپنانا جو وضو و غسل اور فرض یا واجب عبادات کو اپنی شرائط کے ساتھ پورا کرنے میں رکاوٹ بنے، گناہ ہے۔

جرم دار آئی لائنر کو اتارنا، ممکن ہو تو وضو و غسل کے لئے اُسے اتارنا ضروری ہوگا، اِس کے متعلق فتح القدیر میں ہے

"ولو لزق بأصل ظفره طين يابس ونحوه أوبقي قدر رأس الإبرة من موضع الغسل لم يجز"

ترجمہ: اگر اس کے ناخن کے اوپر خشک مٹی یا اس کی مثل کوئی اور چیز چپک گئی یا دھونے والی جگہ پر سوئی کے ناکے کے برابر باقی رہ گئی، تو جائز نہیں ہے (یعنی وضو و غسل نہیں ہوگا)۔ (فتح القدیر، جلد 1، صفحہ 16، مطبوعہ: بیروت)

اگر جرم دار آئی لائنر کے اتارنے میں مشقت و حرج ہو، تو اس کا اتارنا معاف ہوگا، اور اسے اتارے بغیر بھی وضو و غسل ہو جائے گا، اِس کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے "حرج کی تین صورتیں ہیں: ایک یہ کہ وہاں پانی پہنچانے میں مضرت ہو، جیسے آنکھ کے اندر۔ دوم مشقت ہو، جیسے عورت کی گندھی ہوئی چوٹی۔ سوم بعد علم و اطلاع کوئی ضرر و

مشقت تو نہیں، مگراس کی نگہداشت، اس کی دیکھ بھال میں دقت ہے، جیسے مکھی، مچھر کی بیٹ یا الجھا ہوا گرہ کھایا ہوا بال۔ قسم اول ودوم کی معافی توظاہر اور قسم سوم میں بعد اطلاع ازالہ مانع ضرور ہے، مثلاً جہاں مذکورہ صورتوں میں مہندی، سرمہ، آٹا، روشنائی، رنگ، بیٹ وغیرہ سے کوئی چیز جمی ہوئی دیکھ پائی، تواب یہ نہ ہو کہ اُسے یوں ہی رہنے دے اور پانی اوپر سے بہادے، بلکہ چھڑالے کہ آخر ازالہ میں توکوئی حرج تھا ہی نہیں، تعاہد میں تھا، بعد اطلاع اس کی حاجت نہ رہی۔ "(فتاوی رضویہ، جلد1، صفحہ611، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "رائحہ کریہہ کے ساتھ مسجد میں جانا، جائز نہیں۔۔۔ تواگر حقہ سے منہ کی بو متغیر ہو، بے کلی کئے منہ صاف کئے مسجد میں جانے کی اجازت نہیں، اسی قدر سے خود حقہ پر حکم ممانعت نہیں جیسے کچا لہسن، پیاز کھانا کہ بلاشبہ حلال ہے اور اسے کھا کر جب تک بو زائل نہ ہو مسجد میں جانا ممنوع، مگر جو حقہ ایسا کثیف وبے اہتمام ہو کہ معاذاللہ تغیرِ باقی پیدا کرے کہ وقتِ جماعت تک کلی سے بھی بکلی زائل نہ ہو، تو قربِ جماعت میں اس کا پینا شرعاً ناجائز کہ اب وہ ترکِ جماعت وترکِ سجدہ یا بدبو کے ساتھ دخولِ مسجد کا موجب ہوگا اور یہ دونوں ممنوع وناجائز ہیں اور ہر مباح فی نفسہ کہ امرِ ممنوع کی طرف مؤدی ہو، ممنوع وناروا۔ "(فتاوی رضویہ، جلد25، صفحہ94، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی**

**فتوی نمبر: WAT-4234**

**تاریخ اجراء: 23ربیع الاول1447ھ/17ستمبر2025ء**